اخبار احمدیہ

ربوہ یکم مئی۔ مکرم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع دیتے ہیں۔ سیدنا حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت تاحال ناساز ہے۔ احباب حضور کی صحت کاملہ دعا فرمائیں۔

ربوہ ۲ مئی۔ سیدنا حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت تاحال خراب ہے۔ احباب حضور کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

لاہور ۴ مئی۔ مکرم نواب محمد عبداللہ خان صاحب کی طبیعت آج خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔

مشرقی بنگال کے متعلق برمی سفیر کے تاثرات

کراچی ۴ مئی۔ پاکستان میں برمی سفیر ہز ایکسی لنسی ادبے کھن نے اپنے مشرقی بنگال کے دورے کے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے بتایا کہ مشرقی بنگال کی حکومت پاکستان و بھارت میں اقلیتی معاہدے کو کامیاب بنانے کے لئے ہر امکانی کوشش کر رہی ہے۔ صوبے نے صنعتی لحاظ سے بہت ترقی کرلی ہے۔ اور ابھی بہت کچھ ہونے کی امید ہے چاٹگام کی بندرگاہ کو بہت زیادہ وسیع و مستحکم کیا جا رہا ہے۔ آپ نے اس امر کا انکشاف کیا کہ برمی فوجی افسروں کو کوئٹہ سٹاف کالج میں تربیت دلانے کے متعلق پاکستان و برما میں ابھی گفتگو ہو رہی ہے

دنیا کے اہم ترین فوجی ملک پاکستان کو اپنے بہادر ترین نوجوانوں کیلئے اعلیٰ ترین فوجی سامان کی ضرورت ہے

واشنگٹن ۴ مئی۔ آج وزیر اعظم پاکستان نے واشنگٹن میں اخبار نویسوں کی کانفرنس کو خطاب کرتے ہوئے پاکستان سے متعلق بہت سے اہم ترین امور پر تبصرہ کیا۔ جن میں سے چند باتیں یہ ہیں۔ پاکستان فوجی اہمیت کے لحاظ سے دنیا میں ایک اہم ترین ملک ہے۔ اور اسے اپنے دنیا بھر میں بہادر ترین جوانوں کو لیس کرنے کے لئے اعلیٰ ترین فوجی سامان کی ضرورت ہے۔ ایک سوال کے جواب میں آپ نے یہ بھی بتایا۔ کہ میرے ماسکو جانے کی ابھی کوئی تاریخ مقرر نہیں ہوئی۔ دو ایک گھنٹے کے بعد آپ آج امریکہ کے ایوان نمائندگان اور سینٹ سے بھی خطاب فرمائیں گے۔ خان لیاقت آج امریکہ کے سابق صدر جارج واشنگٹن اور گمنام سپاہی کے مقبروں پر تشریف لے گئے۔ وزیر دفاع سے ملاقات کی۔ اور بری اور بحری فوجوں کے کمانڈروں سے بات چیت کی۔ آج آپ امریکی وزیر خارجہ کی طرف سے ضیافت میں شرکت کریں گے۔ آپ کے ورود واشنگٹن پر امریکی اخباروں نے خاص کر پاکستان کے متعلق لکھنا شروع کیا ہے ان میں نیویارک ٹائمز۔ واشنگٹن سٹار۔ ٹائمز ہیرلڈ۔ کرسچین مانیٹر پیش پیش ہیں۔

خان لیاقت کی امریکہ کے آمد کے سلسلے میں سب سے پہلی سوشل تقریب آپ کے اعزاز میں صدر ٹرومین اور ان کی بیگم کی طرف سے ضیافت تھی۔ جس میں جام صحت تجویز کرتے ہوئے صدر ٹرومین نے پاکستان ایسی نوزائیدہ مملکت کے متعلق امید کا اظہار کیا۔ کہ وہ جلد از جلد ترقی کی منازل طے کرتی چلی جائے گی

آپ نے اپنی تقریر میں پاکستان کے عظیم المرتبت راہنما اور بانی حضرت قائداعظم کی خدمات کو خراج عقیدت اور خان لیاقت کی خدمات کو خراج تحسین پیش کیا۔ جواباً خان لیاقت نے تقریر کرتے ہوئے کہا جیسا کہ آپ نے کہا پاکستان واقعی ایک نوزائیدہ مملکت ہے۔ اور وہ ضرور آپ کی عظیم المرتبت جمہوریہ سے بہت کچھ سیکھ سکے گی۔ میری دعا یہی ہے کہ پاکستان بین الاقوامی امن کو برقرار رکھنے میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتا رہے۔

چیف سیکرٹریوں کی کانفرنس

ڈھاکہ ۴ مئی۔ آج ڈھاکہ میں مشرقی و مغربی بنگال کے چیف سیکرٹریوں کی دو روزہ مشترکہ کانفرنس شروع ہوئی۔ جس میں ریاست تری پورہ کے چیف کمشنر نے بھی شرکت کی۔ اس میں پاکستانی ہائی کمشنر مقیم کلکتہ اور بھارتی ڈپٹی ہائی کمشنر نے بھی شمولیت کی۔

نزدیک و دور سے

— ہانگ کانگ ۴ مئی۔ ایک امریکی سفارتی افسر کے انکشاف کے مطابق ایک سال کے اندر اندر ہی فارموسا پر اشتراکی ہوائی حملوں میں روسی طیارے بھی شرکت کریں گے۔

— کراچی ۴ مئی۔ ورلڈ ہیلتھ کانفرنس میں شرکت کے لئے پاکستانی وفد اگلے ہفتے روانہ ہو جائیگا۔

— پشاور ۴ مئی کل پشاور سے ۹ میل دور ایک گاؤں میں تقریر کرتے ہوئے خان عبدالقیوم خان وزیر اعظم سرحد نے اعلان کیا کہ حکومت باری باری ہر گاؤں کو ترقی دینے کا تہیہ کر چکی ہے۔

— سٹاک ہالم ۴ مئی فن لینڈ کی کولیشن حکومت نے انجن ڈرائیوروں کی وہ ہڑتال ختم کرنے کے لئے فوج طلب کر لی۔ جس نے سارے ملک کے رسل و رسائل کے معطل ہو جانے کا اندیشہ پیدا ہو گیا ہے یہ ہڑتال اجرتوں کے بڑھانے کے لئے کی گئی ہے۔

— جالندھر ۴ مئی بھارت سے مندروں وغیرہ کی یاترا کے لئے ہندو یاتریوں کی جو جماعت آئی ہوئی تھی وہ

اقوام متحدہ اور کشمیر کے موضوع پر وزیر خارجہ پاکستان کی تقریر

لاہور ۳ مئی۔ مکرم محمد مقبول الٰہی صاحب اطلاع دیتے ہیں۔

عزت مآب چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب بروز جمعہ بتاریخ ۵ مئی ۱۹۵۰ء ۶ بجے بعد دوپہر تعلیم الاسلام کالج یونین کے ماتحت کالج ہال میں "اقوام متحدہ اور کشمیر" کے موضوع پر انگریزی میں تقریر فرمائیں گے۔ داخلہ بذریعہ پاس ہوگا۔ جو کالج یونین کے دفتر سے حاصل کئے جا سکتے ہیں۔

اقلیتی معاہدہ دونوں ملکوں کے تعلقات میں ایک نقطۂ انقلاب کی حیثیت رکھتا ہے

دونوں ملکوں میں خارجی اور دفاعی امور میں مشترکہ پالیسی کی ضرورت

نئی دہلی ۴ مئی۔ پاکستان و بھارت کے مدیران اخبارات کی مجلس قائمہ کی مشترکہ کانفرنس کو خطاب کرتے ہوئے آج صبح پاکستان کے وزیر اطلاعات و نشریات نے کہا ویسے تو دو ملکوں کے مدیران اخبارات کی ایسی ہر کانفرنس بڑی اہمیت کی مالک کہلا سکتی ہے لیکن جس مقصد کے لئے یہ کانفرنس ہو رہی ہے اس کے جذبہ اور روح کے لحاظ سے اسے بین الاقوامی حیثیت حاصل ہو گئی ہے۔ اقلیتی معاہدے کا ذکر کرتے ہوئے خواجہ شہاب الدین نے کہا اقلیتی معاہدہ دونوں ملکوں کے باہمی تعلقات کے لئے ایک نقطۂ انقلاب کی حیثیت رکھتا ہے۔ اور اس سے باہمی مصالحت و مفاہمت کے نئے دور کا آغاز ہوا ہے۔ آپ نے کہا تجارتی معاہدے سے بھی ایک نئی تجارتی مصالحانہ فضا کا آغاز ہو گیا ہے۔ اب ضرورت اس بات کی ہے۔ کہ اس کے مطابق رائے عامہ کو ہموار کیا جائے۔ تاکہ دشمن دوبارہ اسے کوئی صدمہ نہ پہونچا سکیں۔ ہمیں کوشش کرنی چاہیئے کہ ہم اقلیتوں کی حفاظت کریں۔ اور ان کے نقصان پہونچانے والوں کو قرار واقعی سزا دلائیں۔ آپ نے اس بات پر بھی زور دیا کہ اقلیتوں کو اپنے ہی ملک میں وفاداری وقار اور اعتماد کے ساتھ رہنا چاہیئے۔ اور اپنے اپنے ملک کی ترقی کے لئے کوشاں رہنا چاہیئے۔ کسی اقلیت کا اپنی حفاظت کے لئے دوسرے ملک کی طرف دیکھنا مستحسن نہیں۔ اس سے پہلے پنڈت نہرو وزیر اعظم بھارت نے فرمایا کہ پاکستان و بھارت میں دفاع اور خارجی امور کے سلسلے میں مشترکہ پالیسی کی بے حد ضرورت ہے۔ آپ نے یہ بھی فرمایا کہ اگر ہم چاہتے ہیں کہ اقلیتیں واقعی اپنے اپنے ملکوں میں رہیں۔ تو اس کے لئے ایسی فضا پیدا کریں۔ اس کے بعد پاکستان کے مدیران جرائد کی کانفرنس کے صدر پیر علی محمد راشدی اور بھارت کے مدیران جرائد کی کانفرنس کے صدر مسٹر سری نواسن نے اقلیتی معاہدے کو عملی جامہ پہنانے کے لئے تعاون کا یقین دلایا۔ آج بھارت کے صدر بابو راجندر پرشاد دونوں ملکوں کے اخباری نمائندوں کو ایٹ ہوم دے رہے ہیں۔ اس کے بعد پاکستانی ہائی کمشنر کی طرف سے ایک استقبالیہ دعوت ہوگی۔

ایڈیٹر :- روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی
مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے کوآپریٹیو کیپیٹل پرنٹنگ پریس وطن بلڈنگ میں طبع کرا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا

روزنامہ — الفضل — لاہور
مورخہ ۵ رمئی ۱۹۵۰ء

انفرادی ملکیت اور قرآن کریم

جو لوگ اصل میں تو ان اقتصادی نظریات سے متاثر ہیں۔ جو یورپ کی بے خدا فضا میں سرمایہ دار کے خلاف قدرتاً نمودار ہوئے۔ مگر چاہتے ہیں کہ اسلام کو بھی انہی نظریات کی روشنی میں پیش کریں۔ لیکن چونکہ اسلام میں جو ایک ایسا دین جس کی بنیاد معاد پر ہے۔ اور جو اصولاً بے خدا فکر سے الگ سوچتا ہے۔ بلکہ متضاد سوچتا ہے۔ ایسی کوئی چیز ثابت نہیں ہو سکتی۔ تو یہ لوگ اس ڈوبنے والے کی طرح جو تنکے کے سہارے کو بھی غنیمت سمجھتا ہے۔ آیات و احادیث۔ اقوال و فتویٰ میں ذرا سی بھی کوئی ایسی بات نظر آتی ہے۔ جو ان کے مستعار نظریات کو سہارا دیتی ہوئی معلوم ہوتی ہے۔ تو وہ فوراً اسکو پکڑ لیتے ہیں۔ اور اسکی ہیئت بدل کر اپنے خواہشاتی معنی اس میں ٹھونس کر پیش کر دیتے ہیں۔

سندھ گورنمنٹ کی زمیندارہ کمیٹی کی اقلیت کی رپورٹ میں مولوی عبید اللہ صاحب سندھی کا بھی ایک حوالہ پیش کیا گیا ہے۔ جس کا ترجمہ حسب ذیل ہے:۔

"ہم امام ابو حنیفہ رح کے تابع ہیں۔ جنہوں نے زمین کو مقاطعہ پر دینا منع کیا ہے۔ ان کے نزدیک آدمی اتنی زمین رکھ سکتا ہے۔ جتنی زمین وہ خود کاشت کر سکے"۔

امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالےٰ نے اپنی تصنیف میں ثابت کیا ہے۔ کہ یہ قول بالکل غلط ہے۔ امام ابو حنیفہ رح نے زمین کو مقاطعہ پر دینے کے خلاف کچھ نہیں فرمایا۔ ہاں انہوں نے یہ ضرور فرمایا ہے۔ کہ زمین بٹائی پر نہ دی جائے۔ بلکہ نقد لگان پر دی جائے۔ بلکہ آپ نے یہ بھی ثابت کیا ہے۔ کہ امام ابو حنیفہ رح کی یہ رائے تردد سے خالی نہیں۔ کیونکہ انہیں معلوم تھا۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خیبر کی زمین بٹائی پر بھی دی تھی۔ اس سے یہ نتیجہ نکالنا کہ انسان صرف اتنی زمین ہی رکھ سکتا ہے۔ جتنی کہ وہ خود کاشت کر سکتا ہے۔ عجیب قسم کی ذہنیت کا مظاہرہ ہے۔ اور یہی ذہنیت ہے۔ جس کا امام جماعت احمدیہ نے پردہ چاک کرنے کی کوشش کی ہے۔ آپ نے ان تمام حوالوں کی قلعی کھول دی ہے۔ جو سندھ گورنمنٹ کی زمیندارہ کمیٹی کی اقلیت کی رپورٹ میں پیش کئے گئے ہیں۔ آپ نے اصل حوالے پیش کر کے ان پر مبسوط بحث کی ہے۔

اس ذہنیت کا جس کا ذکر ہم نے اوپر کیا ہے۔ کہ ان لوگوں کو ذرا سا بھی سہارا مل جائے۔ تو اس پر اپنا خواہشاتی محل تیار کر لیتے ہیں۔ تجزیہ کرنا ضروری تھا۔ تاکہ عوام ان کے غلط نتائج سے بچیں۔ اس لئے آپ نے مولوی عبید اللہ صاحب سندھی کے متعلق اپنے ذاتی علم کی بناء پر حقیقت حال کا انکشاف کیا ہے۔ ظاہر ہے۔ کہ ایک Type کی ذہنیت کا تجزیہ کرنے کے لئے ضرور تھا۔ کہ اس کا کچھ حال اس ضمن میں دیا جاتا۔ اور حال وہی معتبر ہو سکتا تھا۔ جو چشم دید ہو۔ اور اپنے تجربہ اور مشاہدہ میں آیا ہو۔ ایسی صورت میں ضرور تھا۔ کہ مولوی عبید اللہ صاحب کے ساتھ اپنے تعلقات اور ملاقاتوں اور ان ملاقاتوں کا ذکر کیا جاتا۔ جن میں ایسی گفتگو ہوئی۔ جو ان کی ذہنیت پر روشنی ڈال سکتی تھی۔

افسوس ہے۔ کہ آفاق کے مقالہ نگار نے اس طرز کی افادیت کو نظر انداز کر کے امام جماعت احمدیہ کی تحریر سے کتر بیونت کر کے ایک حوالہ اپنے مقالہ میں دیا ہے۔ اور بجائے اس کے کہ اس امر پر بحث کرتے جس کے لئے مولوی صاحب کے حالات بیان کئے گئے تھے۔ آپ نے امام جماعت احمدیہ کا مضحکہ اڑانے کی کوشش کی ہے۔ اور ناظرین پر یہ اثر ڈالنا چاہا ہے۔ کہ یہ محض خود ستائی کے لئے لکھا گیا ہے۔ ع

بریں عقل و دانش بباید گریست

حقیقت یہ ہے۔ کہ امام جماعت احمدیہ نے اس بیان سے ان لوگوں کی ذہنیت کا پردہ چاک کیا ہے۔ جو خود تو نقل سے ذرا ذرا سا سہارا لے کر ایک خواہشاتی نتیجہ برآمد کر لیتے ہیں۔ جیسا کہ مولوی عبید اللہ صاحب سندھی نے امام ابو حنیفہ رح کے اس قول سے کہ بٹائی جائز نہیں۔ ہاں نقد لگان جائز ہے۔ یہ خواہشاتی نتیجہ نکال لیا۔ کہ امام ابو حنیفہ رح اس بات کے قائل تھے۔ کہ انسان صرف اتنی زمین رکھ سکتا ہے۔ جتنی کہ وہ خود کاشت کر سکے۔ اور مقاطعہ پر زمین دینی بالکل حرام ہے۔ مگر جب امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ آیات و احادیث اور اقوال و فتاویٰ پیش کر کے ثابت کرتے ہیں۔ کہ حکومت کسی کی ملکیت نہیں چھین سکتی۔ تو یہ لوگ چلا اٹھتے ہیں۔ کہ آیات و احادیث اور اقوال و فتاویٰ پیش کرنے کا کیا فائدہ اصل مسئلہ تو یہ ہے۔ کہ معاشرہ کا کیا کیا جائے۔

گویا ان لوگوں کے اپنے خیال کے مطابق معاشرہ کا جو علاج ہے۔ اس کو تو امام ابو حنیفہ رح کی غلط سند پیش کرنے سے بھی ثابت کرنا جائز ہے۔ مگر امام جماعت احمدیہ صحیح اسناد پیش کر کے بھی صحیح اسلامی اصول ثابت کرنے کے حقدار نہیں۔ آپ نے اگر ذہنیت کا تجزیہ کیا ہے۔ تو ساتھ ہی تفصیل کے ساتھ اس رائے کی غلطی بھی ثابت کر دی ہے۔ جو امام ابو حنیفہ رح کے اصول کے متعلق کی گئی تھی۔ اس کے برخلاف مقالہ نگار صاحب امام جماعت احمدیہ پر الزام پر الزام لگاتے چلے جاتے ہیں۔ مگر آپ نے آیات و احادیث اور اقوال و فتاویٰ سے جو کچھ ثابت کیا ہے۔ اس کی ایک غلطی بھی نہیں نکال سکے۔ ہاں جو کچھ مقالہ نگار صاحب نے کہا ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ بغیر امام جماعت احمدیہ کے استدلال پر بحث کرنے کے چند ایسے فرضی دعاوی کر دیئے ہیں۔ جن کے ثبوت میں کوئی سند پیش نہیں کی گئی۔ مثلاً پاکستان اسی طرح کی ایک نئی فتح ہے جس طرح حضرت عمر رض کے عہد میں عراق ایک نئی فتح تھی۔ اس لئے یہاں کی تمام زمینیں بیک جنبش قلم خراجی ہو گئی ہیں۔ اور حکومت کو حق ہے کہ انہیں موجودہ مالکوں سے چھین لے۔ اگرچہ یہ تمام استدلال گمراہ کن ہے۔ مگر بفرض محال یہ درست بھی ہو۔ تو مقالہ نگار کو یہ بھی تو ثابت کرنا چاہیئے تھا۔ کہ حکومت اسلامی زمینیں چھین سکتی ہے۔ ساری تاریخ اسلام میں اسکی ایک بھی مثال نہیں۔ مثال سے مطلب یہ ہے۔ کہ جس کو علمائے حق نے صحیح کہا ہو۔ کتاب زیر بحث میں امام ابو حنیفہ رح کے فیصلے جو درج کئے گئے ہیں۔ ان کو ہی غور سے آپ پڑھ لیتے۔ اور پھر تحقیقات فرماتے۔ تو ان پر بھی ثابت ہو جاتا۔ کہ وہ محض اپنی خواہشاتی باتوں کو شریعت اسلامیہ میں داخل کر رہے ہیں۔ جن کی اسلام میں کوئی بنیاد نہیں ہے۔ مقالہ نگار صاحب فرماتے ہیں۔ کہ

"کیلا یکون دولۃ بین الاغنیاء منکم۔ یہ ہے بنیادی اصول جس کی بنا پر حضرت عمر رض نے عراق کی زرخیز زمین کو حکومت کے قبضہ میں رکھا"۔

یہ بعینہٖ اسی ذہنیت کی ایک اور مثال ہے۔ جس کا تجزیہ امام جماعت احمدیہ نے مولوی عبید اللہ صاحب سندھی کے متعلقہ حالات بیان کر کے کیا ہے۔ امام جماعت احمدیہ نے عراقی زمینوں کے متعلق سیر حاصل بحث فرمائی ہے۔ آپ نے تقریباً اس کے متعلق تمام روایات کا جائزہ لیا ہے۔ اور ان زمینوں کے متعلق جو تنازعہ ہوا تھا۔ اسکو شروع سے لے کر آخر تک بیان فرمایا ہے۔ اگر اس میں سے یہ کیلا یکون دولۃ من الاغنیاء منکم کا اصول حذف ہو گیا تھا۔ تو مقالہ نگار کو چاہیئے تھا۔ کہ تاریخ نکال کر وہ حوالہ پیش کرتے محض آزاد خیال آرائی کا کوئی فائدہ نہیں۔

یہ آزادانہ طرز فکر کس قدر خطرناک ہے۔ اس کا اندازہ اس سے کیا جا سکتا ہے۔ کہ قرآن کریم میں سرقہ کی سزا ہاتھ کا کاٹنا بتائی گئی ہے۔ اگر ملکیت کا تصور وہ لیا جائے۔ جو یہ لوگ اسلام میں بیرونی اثرات سے متاثر ہو کر لانا چاہتے ہیں۔ تو اس کا مطلب یہ ہوا۔ کہ قرآن کریم کے احکام بھی جاودانی نہیں ہیں۔ کیونکہ سرقہ کا حکم اسی وقت تک قائم رہ سکتا ہے۔ جب تک انفرادی ملکیت جائز ہے۔ جب انفرادی ملکیت کو اڑا دیا گیا۔ تو ظاہر ہے۔ قرآن کریم کا یہ حکم قرآن کریم سے نکال دینا پڑے گا۔ اس کا مطلب یہ ہوا۔ کہ اللہ تعالیٰ نے ایک طرف تو انفرادی ملکیت کو بتدریج ختم کرنے کے اصول بیان فرمائے۔ اور دوسری طرف ایک ایسا حکم دے دیا۔ جو ان اصولوں کے بروئے کار آنے پر ناکارہ ہو جائے گا۔

افسوس ہے کہ قرآن کریم میں کوئی ایسا اصول بیان نہیں ہوا۔ کہ جب انفرادی ملکیت ناجائز ہو جائے۔ تو انفرادی ملکیت کی بناء پر جو احکام قرآن شریف میں دیئے گئے ہیں۔ ان کو منسوخ سمجھا جائے۔ قرآن کریم کے تمام انتظامی احکام انفرادی ملکیت کی بناء پر دیئے گئے ہیں۔ جو لوگ قرآن کریم سے انفرادی ملکیت کو ناجائز ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ گویا وہ اللہ تعالیٰ کے عالم الغیب ہونے اور اسلامی اصولوں کی جاودانیت سے صریح انکار کرتے ہیں۔ مسلمانوں کا یہ دعویٰ کہ قرآن کریم کا قیامت تک ایک شوشہ بھی نہیں بدل سکتا۔ کہاں گیا؟ اگر مولوی عبید اللہ صاحب سندھی کسی نئے قرآن کے حامل ہونے کا دعویٰ کرتے تو پھر بھی کوئی بات تھی۔ مگر یہ کیا مذاق ہے۔ کہ قرآن کریم تو وہی رہے۔ جس کا ایک شوشہ بھی قیامت تک مٹ یا بدل نہیں سکتا۔ اور وہ احکام جو انفرادی ملکیت کی بناء پر دیئے گئے ہیں۔ وہ بھی ساکت ہو جائیں۔ آخر تخیل کے کوئی حدود بھی ہیں یا نہیں؟

پھر اللہ تعالےٰ نے قرآن کریم میں یہ فرمایا ہے۔ کہ

ولا تبسطہا کل البسط فتقعد ملوما محسورا۔ ان ربک یبسط الرزق لمن یشاء و یقدر (بنی اسرائیل)

یعنی اپنا ہاتھ اتنا بھی نہ پھیلا دے۔ کہ بعد میں

(باقی دیکھو ص ۸ پر)

قادیان میں دعاؤں اور نوافل کا خاص پروگرام

مجاہدۂ علم و عمل کے روح پرور نظارے!

(از مکرم و محترم بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی درویش قادیان)

محترم بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی حال درویش قادیان نے ایک تازہ خط میں قادیان کے موجودہ دعا و نوافل کا پروگرام لکھ کر بھیجا ہے جو محترم بھائی صاحب کے مخصوص دلکش انداز میں ہے۔ میں محترم بھائی صاحب کا یہ بیان اخبار کے ذریعہ دوستوں تک پہنچا رہا ہوں۔ تا جن دوستوں کو توفیق ملے وہ خود بھی دعاؤں اور نوافل کی طرف توجہ دے کر روحانی فائدہ اٹھائیں نیز تا قادیان کے درویشوں کے لئے دعاؤں کی زیادہ سے زیادہ تحریک ہو۔ قادیان کے درویشوں کی یہ دعائیں زیادہ تر جماعت کی حفاظت اور ترقی اور حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے بوجھوں کے ہلکا ہونے اور صحت اور درازیٔ عمر کے لئے ہیں

مرزا بشیر احمد رتن باغ لاہور ۵/۵/ ۲

(۱) آجکل قادیان کے درویش علی الصبح آدھی رات پیچھے سے اٹھنے لگتے ہیں۔ کوئی کچھ آگے کوئی پیچھے مگر یہ واقعہ ہے کہ ایک بجے شب سے ہی بیداری اور گریہ و زاری کا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے۔ کوئی گھر پہ تو کوئی بیت الدعا میں۔ کوئی مسجد مبارک میں تو کوئی مسجد اقصےٰ میں کر دیتے اور جلا تے سنے جاتے ہیں۔ تین بجے تو باقاعدہ جگانے والے پکارنے لگتے ہیں گھنٹی بجتی ہے اور عابدین جلد جلد ضروریات اور حاجات سے فارغ ہونے میں مصروف ہو جاتے ہیں۔ بیت الدعا میں تنہائی کا میسر آنا آجکل قریباً ناممکن ہی نظر آتا ہے الا ماشاء اللہ دیکھ باہر آتا ہے تو چار امیدوار سیدۃ النساء حضرت ام المومنین کے دالان میں انتظار میں ہوتے ہیں۔ اس طرح یہ سلسلہ پونے چار بجے تک انفرادی دعا و استغفار۔ درود و ثناء ذکر و فکر اور تسبیح و تحمید اور نوافل جاری رہتا ہے۔ جبکہ باجماعت نماز تہجد قائم ہو جاتی ہے۔ اوسطاً ڈیڑھ سو درویش مسجد مبارک میں باجماعت تہجد میں شامل ہوتے دیکھے جاتے ہیں ...... کس سوز اور قلبی اضطراب اور گریہ و بکا سے یہ آٹھ نفل پڑھے جاتے ہیں اور دعائیں کی جاتی ہیں۔ شریک و شامل ہونے والے یا پھر دیکھنے والے ہی اس کا لطف اٹھاتے ہوں گے۔ پون گھنٹہ یوں گذرتا ہے۔

(۲) صبح کی اذان ۴ ½ بجے ہو جاتی ہے نماز صبح میں مسجد مبارک کی اوسطاً چار یا پانچ صفیں ہوتی ہیں جس کا مطلب یہ ہے کہ دو اڑھائی سو درویش صبح کی نماز عموماً مسجد مبارک میں ادا کرتے ہیں۔ نماز صبح کے چند منٹ بعد تفسیر کبیر کا درس ہوتا ہے جو قریباً آدھ گھنٹہ لیتا ہے اس کے بعد درویش مزار اقدس پر دعا کو بہشتی مقبرہ کی طرف جاتے ہیں۔ دعا اجتماعی ہوتی ہے جو امیر صاحب مقامی کراتے ہیں اور حاضری وہی اندازاً اڑھائی سو کے قریب ہوتی ہے۔

اجتماعی دعاؤں کے بعد جو چار دیواری کے اندر باقاعدہ حلقہ کی صورت میں کھڑے ہو کر کی جاتی ہیں امیر صاحب صرف حضرت اقدس مسیح پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مزار پہ کھڑے ہوتے ہیں۔ باقی درویش ان کی اقتداء میں دعا کرتے ہیں۔ دوست انفرادی طور سے مقابر پہ جاتے اور دعاؤں میں لگے رہتے ہیں۔

(۳) اس اجتماعی دعا سے فراغت پا کر درویش تلاوت کرتے ہیں۔ کوئی پڑھتا ہے اور کوئی پڑھاتا ہے۔ حتیٰ کہ سورج اچھی طرح نکل آتا اور کچھ بلند ہو جاتا ہے۔ تب نماز ضحیٰ کے نوافل فرداً فرداً جب جب کسی کو وقت ملتا ہے چھ بجے کے بعد سے لے کر گیارہ ساڑھے گیارہ بجے قبل دوپہر تک مسجد اقصیٰ میں ادا کرنے کا وقت ہوتا ہے جہاں یہ چار پانچ گھنٹے برابر اور مسلسل آبادی و رونق نظر آتی ہے۔ اس اثناء میں دفاتر میں کام کرنے والے کارکن ساڑھے سات بجے سے اپنے کاموں پہ اور وقار عمل کرنے والے اپنے فرائض کی ادائیگی میں مصروف ہوتے ہیں اور باقاعدگی و اخلاص کے ساتھ مفوضہ خدمات بجا لاتے ہیں

(۴) بارہ بجکر ۴۵ منٹ پہ منارۃ المسیح سے پھر نماز ظہر کیلئے ندا و پکار اللہ تعالےٰ کی کبریائی و توحید اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی نبوت و رسالت کی صداقت و شہادت کا اعلان ہوتا ہے۔ پھر مسجد مبارک سے پھر مسجد ناصر آباد سے اور اس طرح دو بجے بعد دوپہر تک ظہر کی نماز کی ادائیگی میں درویش مصروف ہوتے ہیں۔ دفاتر اور وقار عمل سے ایک گھنٹہ پیشتر فارغ ہو کر کھانے وغیرہ کی ضروریات سے فرصت پا کے بعد نماز ظہر ہوتی ہے۔

(۵) چار بجے بعد دوپہر کے لگ بھگ سے شروع ہو کر پانچ بجے تک نماز عصر اور مسجد مبارک میں بخاری شریف کے درس سے اور مسجد اقصےٰ میں قرآن شریف کے اسباق سے جہاں درجہ و طبقہ کے مطابق مختلف دو تین کلاسیں لگتی ہیں فارغ ہونے کے بعد کوئی سیر و تفریح کے لئے تو کوئی ورزش کو جا کر شام کی نماز سے پہلے نماز کے لئے تیار ہو کر آ جاتے ہیں۔ جو آجکل قریباً سوا سات بجے شام کو کھڑی ہوتی ہے۔ کسی نے سے کوئی نماز سے پہلے فارغ ہو کر آتے ہیں تو کوئی نماز اور نماز کے بعد کی بیت الدعا کی دعا سے فارغ ہو کر کھانا کھاتے ہیں۔

(۶) شام کی نماز میں قریباً پانچ صفیں درویش نمازیوں کی ہو جاتی ہیں۔ نماز سے فارغ ہو کر بیت الدعا کے اندر باقی سیدۃ النساء حضرت ام المومنین اطال اللہ بقائہا کے دالان اور انگلے صحن۔ ور ڈیوڑھی تک تمام جگہ بھر جاتی ہے کیونکہ حلقہ ناصر آباد اور مسجد اقصےٰ کے نمازی بھی اس میں شامل ہوتے ہیں۔ مکرم امیر صاحب مقامی کی اقتداء میں دس منٹ کے قریب دعائیں ہوتی ہیں۔

(۷) عشاء کی نماز ساڑھے آٹھ اور پونے نو بجے کھڑی ہو جاتی ہے اور اس طرح اندازاً ساڑھے ۹ اور ۱۰ کے درمیان قادیان کا درویش الٰہی اجازت کے ماتحت رات کی نعمت سے متمتع ہونے اور اور آدھی رات پیچھے کی عبادت و استغفار کرنے کی طاقت کے حصول کی نیت سے آرام کرنے کو لیٹ جاتا ہے اور یہ دور برابر روزانہ جاری رہتا ہے۔

(۸) وقار عمل روزانہ اندازاً آٹھ گھنٹہ ہوتا ہے۔ دفاتر میں قریباً پانچ چھ گھنٹہ کا کام مدرسہ احمدیہ کی تعلیمی سرگرمیاں علاوہ دینی علوم کے تبلیغ کی غرض سے مبتدی کلاس ہندی سیکھنا۔ لکڑی پھاڑنا۔ آٹا پسوانا۔ گیہوں صاف کر کے دینا کھانا خود لینا ہو باقاعدہ قطار میں کھڑے ہو کر لینا ہوتا ہے۔ ان تمام امور کے علاوہ بچوں کا سکول۔ بڈھوں کا سکول آجکل خاص طور سے کام کر رہے ہیں۔ بعض ستر سالہ بڈھے۔ الف۔ با۔ تا کر رہے ہیں تا قرآن پڑھ سکیں۔ قلم دوات اور تختی لئے بیٹھ لکھ رہے ہیں کہ سیدنا حضرت اقدس آقائے نامدار کی خدمت میں خط لکھنے کے قابل ہو سکیں۔

(۹) بعض ایسے ہیں کہ الف۔ با۔ تا پڑھنا شروع کیا تو اس درویشانہ زندگی میں اور اب اس قابل ہیں کہ دیہاتی مبلغین کلاس میں شریک ہو سکیں۔ بعض بالکل ناخواندہ تھے آجکل قرآن شریف کے ترجمہ کی کلاس میں شریک ہیں

غرض الٰہی مصلحتوں اور حکمتوں کے ماتحت جہاں قادیان میں مادی لحاظ سے اندازاً نقصان بھی ہو گئے ہیں وہاں نعماء الٰہی کا روحانی دسترخوان بھی بچھا نظر آتا ہے۔ اور ہر شخص اپنی طاقت۔ استطاعت اور ظرف کے مطابق متمتع ہو رہا ہے۔ اور اس آسمانی مائدہ سے سیری و سکون اور اطمینان پا رہا ہے۔ کوئی قسمت کا مارا اور دل کا ہارا ہی ہو گا جو ان نعماء کی موجودگی کے باوجود تہیدست و محروم جائے۔ اللہ تعالےٰ اپنے فضل سے ستاری فرمائے اور ہر ایک کو مالا مال کر دے۔ آمین

تبلیغ کے متعلق ایک اہم ہدایت

خدام اس بات کو یاد رکھیں کہ دوران تبلیغ میں کبھی مشتعل نہ ہوں۔ جب بھی بات کریں نرمی سے کریں۔ فریق ثانی خواہ مذاق کرے گالیاں دے۔ دھکے دے یا زدوکوب کرے مگر تمہاری جبیں پر ذرا بھی شکن پیدا نہ ہو۔ اور تمہیں ہرگز غصہ نہ آئے۔ ہمیشہ حلیم بنو حلیمی انکساری۔ تذلل اور ہمدردی کے جذبات اور عفو یہ وہ ہتھیار ہیں جو اس زمانہ میں تبلیغ کے جہاد کیلئے اللہ تعالےٰ نے تمہیں استعمال کرنے کا ارشاد فرمایا ہے۔ اپنے ہتھیاروں کو کبھی نہ بھولو۔ اگر آپ ان ہتھیاروں سے مسلح ہو کر فریق مقابل کے سامنے جائیں گے تو تمہیں خوشخبری ہو کہ کامیابی و کامرانی کی دلہن تمہارے پاؤں چومے گی۔

مہتمم تبلیغ خدام الاحمدیہ مرکزیہ

مذہب اور سائنس

(از مکرم خلیفہ صلاح الدین احمد صاحب)

گذشتہ اشاعت میں عاجز نے سائنس دانوں کے ایک اعتراض کا ذکر کیا تھا جسے وہ مذہب کے خلاف اپنی طرف سے نہایت اہم اور بنیادی تصور کرتے ہیں وہ یہ کہ اگر خدا ہے اور مذہبی تعلیم خدا تعالیٰ کے کلام پر موقوف ہے تو انسانی پیدائش کے ساتھ ہی ہدایت بہم پہنچانی چاہیئے تھی نہ کہ لاکھوں سال کے بعد ان کے خیال میں ابتداء میں انسان نے نہایت وحشت اور جہالت کا زمانہ گذارا اور تمدن اور مذہب کا آغاز توہم پرستی۔ بھوت پریت اور بتوں کی پرستش سے ہوا۔ جس کے نتیجہ توحید بھی ایک بڑا بت بنا دیا گیا۔ مگر قرآن کریم یہ دعویٰ کرتا ہے کہ۔ ولکل قوم ھاد۔ وان من امۃ الا خلا فیھا نذیر۔ یعنی ہر قوم میں خدا تعالیٰ نے ہادی برپا فرمائے۔ حتیٰ کہ کوئی امت بھی ایسی نہیں گذری جس میں ڈرانے والا نہ آیا ہو بلکہ قرآن حکیم میں متعدد جگہ اس اعتراض کا جواب دیا گیا ہے کہ ہم نے انبیاء اور نشانات کا سلسلہ اس لئے جاری کیا ہے تا روز قیامت لوگ یہ اعتراض نہ کریں کہ ہم پر اتمام حجت نہیں کی گئی۔ گو الہام اور وحی الٰہی کی صداقت کیلئے اس کی ذاتی حیثیت کیا بلحاظ فصاحت و بلاغت اور شوکت و ہیبت اور کیا بلحاظ امور غیبیہ مفیدہ پر مشتمل ہونے اور دیگر خارق عادت صفات کا حامل ہونے کے کافی اور وافی ہے۔ مگر مندرجہ بالا اعتراض کے پیش نظر اسی استدلال سے قطع نظر کرتے ہوئے الہام کی تاریخی اور واقعاتی حیثیت لینی ہے۔

آثار قدیمہ کی تحقیق کے مطابق آج سے اڑھائی لاکھ سال قبل تک انسان کا کھوج ملا ہے یہ زمانہ تمدن اور ذہنی استعداد کے لحاظ سے ابتدائی پتھر کا زمانہ کہلاتا ہے۔ چنانچہ جب آسٹریلیا دریافت ہوا تو ماہرین نے اسی امر پر اتفاق ظاہر کیا کہ اس ملک کے قدیمی باشندے ابتدائی پتھر کے زمانہ کی ہو بہو اور جیتی جاگتی تصویر ہیں کیونکہ ان کے ذہنی ارتقاء میں رکاوٹ کی اور بغیر کسی ردوبدل کے لاکھوں سال قبل کی حالت میں پائے جانے کی کوئی معقول وجہ پیش نہ کر سکے جبکہ آسٹریلیا کے ماحول اور دوسری ضروریات انسانی کے لحاظ سے دوسرے ممالک اور جزائر کے مقابل میں مختلف نہیں ہے بہر صورت یہ ایک عجوبہ قدرت ہے کہ ابتدائی زمانہ کے بنی نوع انسان کے حالات کا صحیح نمونہ جو زمین کی نچلی تہوں سے دستیاب ہوتا ہے اپنے پتھر کے ہتھیاروں۔ رہنے سہنے کے طریق اور پرانے تمدن سمیت جیتا جاگتا ہمارے ہمعصر بھی پایا گیا۔ یہی وجہ ہے کہ علم الانسان علم النفس اور آثار قدیمہ کے ماہرین نے اسی لحاظ سے آسٹریلیا کے باشندوں کو اپنے تجارب کے لئے ایک ثقہ اور صحیح شہادت گردانا ہے اور ان کے تمدن طور طریق اور عادات کے مشاہدہ سے سائنسدان یہ نتیجہ اخذ کرتے ہیں کہ یہ لوگ انتہائی توہم پرستی اور بھوت پریت کے خیالات میں مبتلا ہیں۔ گو جسم انسانی میں روح کے بھی قائل ہیں اور بعض نواہی احکام پر نہایت سختی سے کاربند۔ جس کے ذریعہ سے چھوٹے چھوٹے گروہوں میں بٹ گئے ہیں۔ یعنی ہر گروہ کسی نہ کسی قابل حصول چیز سے منسوب ہے۔ جس کو ٹوٹم کہتے ہیں اور اسی سے پرہیز کرنا لازمی قرار دیا گیا ہے مثلاً کسی قبیلہ کا ٹوٹم کنگرو ہے اور کسی کا خرگوش۔ کسی کا درخت یا پھل وغیرہ۔ دوسرا پرہیز اپنے ٹوٹم والوں سے شادی کا ہے گو تعدد ازدواج کے قائل ہیں۔ چونکہ اولاد کا ٹوٹم ماں کی طرف منسوب ہوتا ہے۔ اس لئے بہن بھائی یا بیٹی سے بھی شادی ناممکن ہے۔ اگر کوئی قبیلہ بہت بڑا ہو جائے تو اس کے ٹوٹم سے چند فریق بن جاتے ہیں۔ جو آپس میں شادی کر سکتے ہیں۔ پتھر کے اوزاروں سے بچوں کا ختنہ بھی کیا جاتا ہے عبادت اور دعا کے لئے بھوت پریت کی پرستش کی جاتی ہے۔ مگر خدا کی پرستش سے بالکل بے بہرہ ہیں۔ یہ لوگ اس تمدن کے دور میں انتہائی وحشت اور مردم خوری میں مبتلا ہیں۔

اس کے بعد ایسے جزائر اور ممالک کا نمبر آتا ہے جو ان سے کچھ زیادہ متمدن ہیں مثلاً افریقہ اور امریکہ اور مختلف جزائر ان میں ٹوٹم طریقہ کے علاوہ ٹیبو (taboo) بھی رائج ہے جس کے ذریعہ ممتنع چیزوں کا دائرہ اور زیادہ وسیع ہو جاتا ہے۔ بلکہ قبیلوں کے سردار اور بادشاہ اپنے ذاتی مفاد کے لئے آئے دن نئے نواہی رائج کر دیتے ہیں۔ جس کے ذریعہ بعض چیزیں یا خدمات۔ یا غذا بادشاہ کے قوانین انکے مخصوص ہو جاتے ہیں۔ چونکہ شروع سے ان کو نواہی سے رکنے کی عادت ہو چکی ہے اس لئے نئے نئے احکام کی پابندی کرتے چلے جاتے ہیں۔ سائنس دانوں کے خیال میں اس کے بعد قریباً آج سے صرف سات ہزار سال قبل بت پرستی مصر سے شروع ہوئی۔ جبکہ انسانی ذہن کافی حد تک ترقی کر چکے تھے۔ بت پرستی اور سورج چاند کی عبادت کی وجہ سے خاص مذہبی فضا پیدا ہو گئی مندر اور معبد بنائے گئے۔ علوم و فنون کی بنیاد رکھی گئی۔ گھر میں جانوروں اور زراعت کا رواج ہو گیا۔ حتیٰ کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے زمانہ میں ایک غیر مرئی قادر مطلق خدا کا نظریہ پیدا ہوا۔ جس کی تکمیل حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے وقت میں ہوئی گو ساتھ ساتھ رہبانہ اور گراوٹ بھی ہوتی رہی اور کئی ایک بت پرستی اور توحید کے دور آئے جیسا کہ حضرت عیسےٰ کو بعد میں خدا کا بیٹا بنا لیا اور پرانے مصریوں کی تقلید میں تثلیث کا رواج ہو گیا۔

غرض مذہب اور تمدن کی ارتقائی تواریخ جس رنگ میں مغربی محققین نے پیش کی ہے ہمارے مسلمات کی رو سے نہایت گمراہ کن اور اصلیت سے دور ہے۔ مگر ان لوگوں کو اس پر اصرار ہے کہ یہی درست ہے اور اسی بناء پر خدا کو (نعوذ باللہ) انسان کا خود پیدا کردہ خیالی اور وہمی وجود ثابت کرنا چاہتے ہیں۔ چنانچہ متعدد سائنسدانوں اور فلاسفہ نے اس موضوع پر بڑی مبسوط تصانیف لکھی ہیں مثلاً Max Muller Turnr Taylor Spencer Frazer. Lang Allen. Macdonald Macdougal Freud.

وغیرہ۔ مگر ان تصانیف کے گہرے مطالعہ سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ مشاہدہ اور تحقیق کے دوران میں جو کچھ ملا ہے اس میں سے نظریے کے خلاف حقائق نظر انداز کر دیئے گئے۔ اور بعض کو مطلب براری کے لئے بڑی مشکل سے ڈھالا گیا اور بے ربط حوالہ اور رکیک تاویلات سے کام لیا گیا۔ مثلاً یہ تو تسلیم کرتے ہیں کہ تمدن اور ذہنی ارتقاء کی جڑ ٹوٹم اور ٹیبو کے نواہی احکام ہیں جن کے ذریعہ وحشیوں نے فطری جذبات اور حیوانی رجحانات پر قابو پایا اور ان کو اعتدال میں رکھنا سیکھا اور مذہب کی ابتداء جسم میں روح کے علم سے اور اخروی زندگی پر ایمان لانے سے ہوئی۔ مگر ان احکام اور مسائل کی ایجاد کا مادہ ابتدائی انسانی استعداد سے باہر تھا۔ اس حقیقت سے بھی انکار نہیں کر سکتے ان شکوک کی بناء پر عاجز نے کوشش کی کہ محققین کے نہایت ابتدائی پرچے دیکھنے چاہئیں جن میں آراء کا دخل نہ ہو بلکہ بلا تعصب ورود بدل اصل حالات اور مشاہدات درج ہوں۔ چونکہ ایسے پرچے اور کتب ہمارے ملک میں نایاب ہیں۔ اس لئے لمبے عرصہ کی کوشش کے بعد محض خدا تعالیٰ کے فضل سے بعض نسخے میسر آئے۔ مثلاً آسٹریلیا کے قدیمی باشندوں کے متعلق علمی اور درسی لحاظ سے مشہور کتاب Spencer & Gillen کی ہے۔ دوسرے پرانے تمدن کے متعلق ضخیم جلدیں Golden Bough کی لچے ہیں فریزر کی مصنفہ ملتی ہیں۔ مگر ان میں ریفرنسز کو نہایت بے ربطی سے جمع کیا گیا۔ پرانے مذاہب اور تمدن کا تو کیا کہنا خود اسلام کے متعلق فقط جہلاء کی رسم و رواج کا ذکر کر کے ایسی مسخ شدہ صورت پیش کی ہے کہ سوائے شرک اور وہم پرستی کے اور کچھ گویا اسلام میں ہے ہی نہیں۔ اس سے دوسرے بیانات کی حقانیت بھی مشکوک ہو جاتی ہے۔ (باقی)

درخواست ہائے دعا

(۱) میرا بچہ عزیز محمود احمد قریباً ایک ماہ سے بیعارضہ بخار بیمار ہے۔ اور ملٹری ہسپتال پشاور میں زیر علاج ہے۔ احباب کرام اور درویشان قادیان سے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔ ڈاکٹر منظور احمد دفتر کاذر ریڈیو پشاور صدر (۲) خاکسار کافی عرصہ سے مختلف عوارض میں مبتلا ہے اب پھر قریباً ۲۰ روز سے متواتر بخار اور کھانسی شدید اور زکام ہے۔ احباب سے درد دل سے دعا کی درخواست ہے۔ مظفر حسین خاکسار کرسنہ

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کو خط لکھنے والے احباب

مکرم پرائیویٹ سیکرٹری حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ مطلع فرماتے ہیں :

دوست خط لکھتے وقت یا تار دیتے ہوئے اپنے ایڈریس ضرور دیا کریں۔ کیونکہ اس کے بغیر دفتر سے انہیں جواب دیا جانا ممکن نہیں :

بعض اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ احباب جواب نہ ملنے کا شکوہ بھی کرتے ہیں۔ مگر جواب کے لئے پتہ خود نہیں لکھتے :

جماعت احمدیہ کا جہاد تبلیغ اور دعا ہے

(از مکرم چوہدری فتح محمد صاحب سیال ایم اے)

اس وقت تمام دنیا انتہائی مشکلات اور مصائب کے دور میں سے گذر رہی ہے بڑی بڑی طاقتیں جو پہاڑوں کی طرح مضبوطی کے ساتھ زمین پر قائم تھیں۔ روئی کی طرح دھنی گئی ہیں۔ لیکن سیلاب مصائب ابھی تک ویسے ہی ہیں۔ اور اس تند و تاریک طوفان کا کوئی انجام نظر نہیں آتا۔ فی زمانہ ہر قوم جنگ سے گریز کرنا چاہتی ہے — کیونکہ جنگ فاتح اور مفتوح کو ہلاک اور تباہ کرتی ہے۔ لیکن ان ہی نوشتوں کے ماتحت خواہ کوئی پسند کرے یا نہ کرے۔ مجبوراً جنگ کی طرف کھینچی چلی جاتی ہے۔ اس لئے موجود ہولناک ایام کے متعلق ہم نہیں کہہ سکتے کہ کل کیا ہونے والا ہے۔ اور ہمیں کن مصائب اور پیچیدگیوں کا مقابلہ کرنا پڑے گا۔ اس لئے ان مصائب سے بچنے کے لئے ہمارے پاس دو ہتھیار باقی رہ گئے ہیں ایک تبلیغ دوسرا دعا۔ قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ وعدہ فرماتا ہے کہ مصائب کے زمانہ میں اللہ تعالیٰ مومنوں کی جماعت اور کافروں میں ضرور فرق کرکے دکھلاتا ہے۔ لیکن اس کے لئے تبلیغ اور دعا۔ مالی اور جانی قربانی اور استغفار کی شرط ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے قبولیت دعا کے لئے ایک گر بتایا ہے۔ جو بطور یاد دہانی میں اس جگہ ذکر کرتا ہوں۔ حضور علیہ السلام فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا قرب اس کی حفاظت اور مدد حاصل کرنے کے لئے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر کثرت سے درود شریف پڑھا جائے اور اس کے بعد اپنے لئے دعا کی جائے تو وہ دعا شرف قبولیت حاصل کرتی ہے۔

عام مسنون درود شریف کے الفاظ کے علاوہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بعض الفاظ درود شریف کے بذریعہ وحی الٰہی سکھائے گئے ہیں۔ درود شریف کے الفاظ اور ان کے معانی اللہ تعالیٰ کو لامحالہ بہت پسند ہیں اور اس محل اور موقع کے لئے خاص طور پر موزوں ہیں یہ اللہ تعالیٰ کی تازہ وحی ہے اور اس زمانہ کے لئے خاص طور پر مؤثر ہے۔ ان میں سے ایک یہ ہے۔ اللھم صلی علی محمد و علی آل محمد صلوٰۃ العرش علی الفرش۔ اے اللہ تعالیٰ اپنے قرب محبت کے انعام اور رحمتیں حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو اور آپ کی آل کو عطا فرما۔ اللہ تعالیٰ کے عرش کی محبت اور قرب کے انعامات اللہ تعالیٰ کے فرش یعنی زمین اور اہل زمین پر نازل۔ چونکہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم رحمۃ للعلمین ہیں۔ اس لئے جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے دعا کرتے ہیں تو اس میں تمام دنیا اور اہل دنیا اور خاص کر مومنوں کو حصہ ملتا ہے آل محمدؐ سے مراد تمام مومن ہیں نہ کہ صرف اہل بیت۔

درود شریف کے پڑھنے اور ہماری درد بھری دعاؤں سے جس قدر قرب الٰہی حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو حاصل ہوتا ہے۔ اس سے تمام مومنوں کو حصہ ملتا ہے۔ اور اس طرح سے پھر تمام انسانوں اور حیوانوں اور زمین اور اہل زمین کو۔ اس میں کچھ شک نہیں کہ سب سے اول اور سب سے زیادہ حصہ اہل بیت کو ملتا ہے لیکن عام مومنوں کی جماعت اس میں شامل ہے۔ الاقرب فالاقرب لیکن جن لوگوں کو ثواب سے دگنا حصہ ملتا ہے انہیں عذاب میں بھی دگنا حصہ ملتا ہے اس لئے حضور امام الزمان حضرت مہدی دوران علیہ السلام نے فرمایا ہے "لرزاں ہیں اہل قربت"۔ صلوٰۃ کے معنے قرب اور اتصال کے بھی ہوتے ہیں۔ ایک بزرگ کی تحریر میں میں نے پڑھا ہے کہ عربی زبان کے لحاظ سے اس لفظ سے اس قسم کا قرب مراد ہے جیسا کہ دو برتن آپس میں اس قدر قریب ہوں کہ ان کے ٹکرانے سے آواز پیدا ہوتی ہے۔ جیسا کہ گھوڑ دوڑ میں دوسرا گھوڑا اعلیٰ پہلے گھوڑے کے ساتھ ساتھ مقررہ مقام پر پہنچ جاتا ہے اسلئے درود شریف میں ہم قرب الٰہی کے لئے دعا کرتے ہیں اور قرب خداوندی کے حصول پر انوار علوم اور برکات احفاظت اور دیگر نعماء کا حصول ہے۔ چنانچہ فرمایا ہے۔ ؎

ہمیں اس یار سے پیوند جاں ہے
وہی جنت وہی دارالاماں ہے

جن لوگوں کو اللہ تعالیٰ سے پیوند جاں ہوتا ہے۔ وہی جنت اور دارالاماں میں رہتے ہیں۔ اور رضوان اللہ اکبر سب سے اعلیٰ اور اکبر جنت رضوان الٰہی ہے اللھم صلے علی محمد و علی محمد درود شریف پڑھنا اور اصل جزو ہے۔ کیونکہ صلوٰۃ میں سلام رحمت اور برکات الٰہی شامل ہیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے صلوٰۃ العرش علی الفرش میں صلی علی محمدؐ کی ترجمانی کر دی ہے کہ رحمت للعلمین اور حبیب خدا پر درود شریف پڑھنے سے انسان عرش کی برکات تمام فرش کے لئے مانگتا ہے۔ دوسرا درود شریف جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر بذریعہ وحی تلقین ہوا ہے۔ وہ یہ ہے کہ سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم اللھم صلے علی محمد و علی آل محمد۔ اس لئے حضرت امیر المومنین المصلح الموعود نے حکم فرمایا ہے۔ کہ ہر نماز فرض کے بعد اذکار میں اس درود کو شامل کیا جائے اور کم از کم بارہ دفعہ پڑھا جائے بعض لوگ اذکار میں یہ بھی غلطی کرتے ہیں کہ صرف بارہ دفعہ پڑھتے ہیں۔ حالانکہ بارہ دفعہ پڑھنا لازم اور ضروری ہے۔ اور اگر زیادہ پڑھے تو ثواب ہے۔ کیونکہ کیونکہ اذکار نوافل میں سے ہیں۔ حد بندی ادنیٰ حالت ہے۔

یہ دنیا جو اب جہنم کا نمونہ پیش کر رہی ہے۔ تبلیغ اور دعا اور مالی اور جانی قربانی سے جنت میں بدلی جا سکتی ہے۔ اللہ تعالیٰ مومنوں کی جماعت پر اور اپنی تمام مخلوق پر اپنے فضل و رحمت کی بارش کرے۔ اور نار کو جو تمام عالم کو کباب بنا رہی ہے۔ ابراہیم اور آل ابراہیم پر ٹھنڈک اور سلامتی میں تبدیل کر دے۔ (آمین)

مجاہدین تحریک جدید توجہ فرمائیں

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ وجاھدھم بہ جھاداً کبیرا (سورہ فرقان ۱) کہ اے نبی ان لوگوں سے قرآن کریم کے ذریعہ جہاد کر۔ اس آیت میں قرآن کریم کی تبلیغ کو جہاد کبیر قرار دیا گیا ہے۔ گویا جن لوگوں کو خدا تعالیٰ قرآن کریم کی تبلیغ کی توفیق دیتا ہے وہ جہاد کبیر کے ثواب کو حاصل کرتے ہیں۔ اس وقت سلسلہ احمدیہ کی اشاعت اور تبلیغ بے حد ضروری احکام میں سے ہے۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بار بار اس طرف توجہ دلا چکے ہیں پس ہمارا فرض ہے کہ ہم تبلیغ کے جہاد میں لگ جائیں اور لوگوں کو احمدیت کی طرف راہنمائی کریں۔

اس مختصر نوٹ کے ذریعہ احباب جماعت کو بالعموم اور مجاہدین تحریک جدید کو بالخصوص توجہ دلائی جاتی ہے کہ وہ اس کار خیر میں شامل ہوں اور سال میں کم از کم ایک احمدی بنانے کا عہد کریں اور پھر دوران سال میں اسے پورا کرنے کی کماحقہ کوشش کریں۔ تا جس طرح اللہ تعالیٰ نے انہیں مالی قربانی میں اول نمبر عطا کیا ہے۔ تبلیغ کے جہاد میں بھی اپنے عمل سے اول ثابت ہوں۔

(انچارج بیعت ربوہ)

انتقال

برادرم عزیز محمود احمد صاحب عارف درویش قادیان کی خوشدامن مکرمہ سیدہ بیگم صاحبہ مورخہ ۲/۱ جمعۃ المبارک کی رات سوا دو بجے اپنے مالک حقیقی کے پاس چل بسی ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ لمبے عرصہ سے بیمار چلی آ رہی تھیں۔ نہایت ہی نیک فطرت اور عابدہ تھیں۔ پچھلے سال ہی انہوں نے وصیت کی تھی۔ انہیں مقبرہ موصیان ربوہ میں دفن کیا گیا۔ احباب ان کی بلندی درجات کے لئے دعا فرماویں۔

خاکسار عبدالحق شاکر واقف زندگی
وکالت مال ربوہ

درخواست دعا

میرے والد صاحب کو پانچ روز سے بخار ہے۔ بزرگان سلسلہ ان کی کامل صحت کے لئے دعا فرماویں۔

خاکسار محمد احمد (برادر مولوی چراغ الدین صاحب مولوی فاضل مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ) جنرل مرچنٹ بازار بنک گنج مردان

تحریک جدید کے وعدے ۳۱ مارچ تک پورے کرنیوالے مجاہدین کی فہرست

ذیل میں مرکزی کارکنان ربوہ و ضلع سیالکوٹ کے اُن مجاہدین تحریک جدید کی پہلی فہرست شائع ہو رہی ہے۔ جن کی تحریک جدید کے سولہویں سال کے وعدے ۳۱ مارچ تک سو فی صدی پورے ہو چکے ہیں۔ اور اُن کے نام حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کے حضور دعا کے لئے پیش کئے جا چکے ہیں۔ ربوہ اور سیالکوٹ کے وہ احباب جو اپنے وعدے ۳۱ مارچ تک پورے کر چکے ہیں۔ لیکن اُن کے نام اس فہرست میں نہیں آئے۔ وہ فوراً دفتر وکیل المال تحریک جدید ربوہ سے خط و کتابت کریں۔ مگر یاد رہے۔ اخبار کی اشاعت میں وہی نام دیئے جاتے ہیں۔ جن کی رقم بھی تحریک جدید کو وصول ہو چکی ہو۔ جن احباب نے اپنی جماعت میں چندہ وقت پر ادا کیا۔ اور انہوں نے دفتر کو اپنی رقم ادا کرنے کی اطلاع ارسال کر دی تھی۔ دعا کے لئے تو اُن کا نام اطلاع ملنے پر پیش کر دیا تھا۔ لیکن اخبار میں شائع نہیں ہو رہا۔ وہ جن کے وعدے ابھی تک نہیں ہوئے۔ وہ کوشش کریں کہ اُن کا وعدہ ۱۵ مئی تک سو فی صدی پورا ہو جائے۔ اللہ تعالےٰ توفیق بخشے۔ (وکیل المال تحریک جدید ربوہ)

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ
" اور دس احمدی نادار
" سیدہ امۃ الحی صاحبہ مرحومہ
" سارہ بیگم
" اُم طاہر احمد
" از رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم
" حضرت مسیح موعود علیہ السلام
" امۃ الودود صاحبہ
" ان لوگوں کی طرف سے جو صداقت کے سلسلہ [illegible]
(ان سب کی میزان) ۱۱۱/-

صاحبزادہ مرزا رفیق احمد صاحب مسلمہ ربوہ ۲۰/-
" مرزا مبارک احمد صاحب ۲۰۳/-
صاحبزادی سیدہ آمنہ طیبہ بیگم " ۱۰۱/۸
صاحبزادہ مجیب احمد صاحب " ۱۱/-
صاحبزادی امۃ الرشید صاحبہ " ۱۵۰/-
صاحبزادہ مرزا مبشر احمد صاحب " ۷۵/-
حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ " ۳۲۵/-
صاحبزادی سیدہ طیبی بیگم " ۳۰/-
ڈاکٹر صاحب بابو برکت علی صاحب پنشنر ۱۱۰/-
اہلیہ مرحومہ " ۱۸/-
ملک محمد شفیع صاحب دفتر حفاظت مرکز ۱۴۱/-
محترمہ مریم بیگم اہلیہ " ۲۲/-
شیخ عبد الرحمن صاحب دفتر بیت المال ۸/-
محترمہ اہلیہ " ۸/-
مولوی محمد حسین صاحب مبلغ سلسلہ احمدیہ ۲۰/-
حکیم علی احمد صاحب دیہاتی مبلغ ۲۱/-
میاں فرحت محمد صاحب دفتر ڈاک ربوہ ۱۱/۴
میاں محمد یوسف صاحب " ۲۱۵/-
قریشی محمد عبد اللہ صاحب دفتر محاسب ۱۶/-
حکیم شیخ محمد صاحب دفتر محاسب ۵/-
چوہدری عطا محمد صاحب ہیڈ منشی تحصیل [illegible] ۱۰۰/-
شیخ محمد [illegible] صاحب دفتر تعمیر کمیٹی ۱۰/-
مولوی ظفر الاسلام صاحب بیت المال ۹/-

محترمہ اہلیہ صاحبہ ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب
نور ہسپتال ۳۶/۴/-
بچگان " " " ۱۰/۴
محترمہ سلیمہ بیگم بنت " " ۱۲/-
ڈاکٹر محمود احمد صاحب ابن " " ۵۱/-
محترمہ زینب بیگم بنت " " ۴۶/-
سید محمود عالم صاحب آڈیٹر صدر انجمن ۴۷/۴
محترمہ اہلیہ صاحبہ " ۱۴/۴
سید محمد اسمٰعیل صاحب نقشبند آڈیٹر صدر انجمن ۲۵/۱۲
محترمہ اہلیہ " ۲۵/۱۲
مولوی عبد الرحمن صاحب انور وکیل الدیوان ۳۵/۱۲
محترمہ اہلیہ صاحبہ " ۲۵/۱۲
مسٹر رشید احمد صاحب آف امریکہ
وقف زندگی ۱۵۰/-
شیخ محبوب عالم صاحب خالد
۲۰۱ کالج لاہور ۵۱/-
والدہ مرحومہ " ۱۸/-
محترمہ نصرت جہاں بیگم " ۱۵/۸
چوہدری محمد علی صاحب ۲۰۱ کالج لاہور ۴۰/-
میاں عنایت اللہ صاحب ڈیری فارم لاہور ۴/-
مولوی محمد جی صاحب مدرسہ احمدیہ ۵/-
صوفی محمد الدین صاحب
سیالکوٹ شہر ۹/۲/-
میاں غلام محمد صاحب ملازم کچہری
سیالکوٹ شہر ۱۶/-
شیخ محمد یعقوب صاحب ٹھیکیدار سیالکوٹ شہر ۲۱۵/-
خواجہ عبد الرحیم صاحب " ۱۵۰/-
محترمہ اہلیہ شیخ محمد یعقوب صاحب " ۲۱/-
حکیم [illegible] بخش صاحب " ۱۱/-
سید احمد علی شاہ صاحب " ۳۶/-
مرزا [illegible] صاحب چغتائی " ۳۲/-
حاجی عبد العظیم صاحب " ۱۴/۴
چوہدری نثار احمد صاحب ڈاکخانہ [illegible] ۳۵/-

حکیم رشید احمد صاحب سیالکوٹ شہر ۱۶/-
سید محمد شفیع صاحب " ۲۰/-
قریشی محمد مطیع اللہ صاحب " ۱۲۶/-
گلاب الدین صاحب " ۵/۱۲
سید محمد حسین صاحب " ۲۱/-
سیدہ فرحت صاحبہ اہلیہ سید ممتاز علی صاحب سیالکوٹ ۱۶/-
سیدہ نہمیدہ بیگم صاحبہ " ۶۰/-
طاہرہ بیگم اہلیہ عزیز احمد صاحب " ۱۶/۸
زینب بی بی صاحبہ اہلیہ روشن دین صاحب
سیالکوٹ شہر ۲۱/۴
امۃ جوائی صاحبہ اہلیہ مرزا غلام نبی صاحب
چغتائی سیالکوٹ شہر ۱۰/-
امۃ السلام بیگم صاحبہ اہلیہ عبد الرحمن صاحب
سیالکوٹ شہر ۱۸/-
مریم اقبال صاحبہ اہلیہ عبد العزیز صاحب
سیالکوٹ شہر ۱۲/-
ملک عنایت اللہ صاحب سیالکوٹ کینٹ ۵۰/-
جمعدار کلرک عبد الحمید صاحب " ۵۳/-
محترمہ اہلیہ ڈاکٹر شیر محمد صاحب عالی " ۳۸/-
شیخ میر محمد صاحب نوشہرہ ۱۱/-
اللہ بخش صاحب بھنگالہ ۶/۸
میاں اللہ دتہ صاحب بوٹ میکر بدوملہی ۱۰/۴
" نبی بخش صاحب " ۱۰/۴
ڈاکٹر نور الدین صاحب " ۳۳/-
ماسٹر محمد روشن صاحب ۱۱/-
صوفی محمد الدین صاحب ۱۰/۸
میاں قطب الدین صاحب ۶/-
جمعدار محمد ابراہیم صاحب پسرور ۱۰/۵
خلیفہ سراج الدین صاحب کھیوہ باجوہ ۱۶/-
منشی خادم علی صاحب کلاسوالہ ۱۳/-
میاں محمد الدین صاحب بن باجوہ ۱۶/-
محترمہ حسین بی بی صاحبہ " ۱۳/-
والدہ محمد حسین صاحب کھریپڑ ۶/-
مولوی محمد ابراہیم صاحب " ۷/-
چوہدری محمد اسلم صاحب چھور ۲۳۱/-
حاجی اللہ بخش صاحب راڈکے ۱۶/-
چوہدری محمد عبد اللہ صاحب " ۲۷/-
چوہدری عطا محمد صاحب تلونڈی کھنڈل ۲۶/-
ملک غلام رسول صاحب پنشنر بدوملہی ۱۱/۸/-

ملک امام الدین عبد الحفیظ صاحب
کراچی۔ سمبڑیاں ۹۵۰/-
ملک ظہور احمد صاحب بدین سندھ
سمبڑیال ۳۰۰/-
ملک جلال الدین صاحب بدین سندھ
سمبڑیال ۹۰/-
خواجہ محمد امین صاحب سمبڑیال ۱۶/-
احمد الدین صاحب " ۲۱/-
ملک امام الدین۔ گلاب الدین۔ صاحب
سمبڑیال ۵۵/-
والدین ملک امام الدین گلاب الدین صاحب
سمبڑیال ۱۲/-
ملک فیروز الدین صاحب کوٹ رادھاکشن ۵۱۰/-
چوہدری غلام نبی صاحب سنکھوکھیتی ۹/-
محمد عبد اللہ صاحب کیر وال مہدی پور ۴۳/-
محمد رمضان صاحب گھنوکے حجہ ۵/۱۴
شمس الدین صاحب گھٹیالیاں ۱۶/-
میاں فتح دین صاحب سیال ۶/۴
مولوی عطاء اللہ صاحب قلعہ صوبا سنگھ ۵/۱۲
چوہدری نذیر احمد صاحب ناصر صراف ڈسکہ ۳۰/-
میاں رحیم بخش صاحب کھنڈ وساہی ۶/-
چوہدری فضل احمد صاحب رلیوکے ۸۶/-
محترمہ اہلیہ " ۱۱/-
محترمہ نصرت جہاں بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری
محفوظ الرحمن صاحب واقف زندگی ۲۰/-
چوہدری نذیر حسین صاحب دولم ۴۳/-
" حسین احمد صاحب رائے پور ۶۵/-
" ظفر احمد صاحب دولم ۹۱/-
محترمہ اہلیہ صاحبہ " ۴۷/-
چوہدری محمد نواز صاحب مرحوم ۹۴/-
محترمہ اہلیہ صاحبہ " ۶۰/-
چوہدری محمد ولی داد خان صاحب مراڑہ ۵۴/-
قاری غلام مجتبیٰ صاحب نارووال ۸۱/-
مستری روشن الدین صاحب " ۶/۴
منشی رحمت اللہ صاحب " ۱۱/-
لفٹیننٹ کرنل نظام الدین صاحب نخگرمیں ۲۰۹/-
بابو نصرت علی صاحب S-D-O رڑکی ۹۰/-
چوہدری محمد بوٹا صاحب کوٹلی لوہاراں ۷/۸
باقی دارد

اوامر و نواہی کا رسالہ

کافی عرصہ ہو گیا۔ کہ حکیم محمد دین صاحب مرحوم سکنہ گوجرانوالہ نے ایک رسالہ قرآنی اوامر و نواہی کے متعلق شائع کیا تھا۔ جو غالباً حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے انتخاب پر مبنی تھا۔ اگر کسی دوست کے پاس یہ رسالہ ہو۔ یا انہیں اس کے ملنے کا ذریعہ معلوم ہو۔ تو مجھے اطلاع دے کر ممنون فرمائیں۔
(خاکسار مرزا بشیر احمد رتن باغ لاہور ۵ ⁄ ۴)

آپ کی قیمت اخبار ختم ہے!

۲۱۹۷۹ محمد احمد صاحب ۱۶ رمئی
۲۲۰۲۴ سید عبدالوحید صاحب ”
۲۲۰۲۵ عابد حسین صاحب ”
۲۲۰۲۹ نذیر احمد صاحب ”
۲۱۳۲۹ نور محمد اسمٰعیل صاحب ۱۸ رمئی
۲۱۶۷۶ بیگم صاحبہ محمد شریف صاحب
۲۱۵۵۰ چوہدری عزیز احمد صاحب ”
۲۳۰۵۱ ظفر اللہ خان صاحب ”
۲۳۱۰۵ رؤف اللہ صاحب ”
۲۳۱۸۴ محمد شریف صاحب ”
۲۳۱۷۷ بدر عالم صاحب
۱۵۲۰۳ محمد ابراہیم صاحب ۱۹ رمئی
۱۶۸۴۵ چوہدری اسد اللہ خان صاحب ”
۱۶۹۲۵ محمد ابراہیم صاحب ”
۲۰۸۹۰ شیخ احمد علی صاحب ”
۲۱۱۵۸ ولایت محمد صاحب ”
۲۲۰۳۵ راجہ خان بہادر صاحب ”
۲۳۱۱۱ میاں محمد اسحٰق صاحب ”
۱۷۰۹ ماسٹر بشیر عالم صاحب ۲۰ مئی ۵۰ء
۱۸۹۸ ملک سراج دین صاحب ”
۹۹۸۰ فضل کریم صاحب ”
۱۱۹۹۶ محمد یوسف صاحب ”
۱۴۷۳۶ غلام محمد صاحب ”
۱۵۰۶۹ چراغ دین صاحب ”
۱۵۷۲۳ چوہدری عبدالقادر صاحب ”
۱۷۴۰۳ محمد خان صاحب ”
۲۰۹۵۵ محمد اسمٰعیل صاحب ”
۲۱۴۷۷ غلام قادر صاحب ”
۲۱۸۹۰ غلام نبی صاحب ”

۲۰۷۴۳ فضل احمد صاحب
۲۱۷۶۳ عبدالرحیم صاحب ۲۱ رمئی ۵۰ء
۲۱۷۶۶ عبدالرحیم صاحب ”
۲۱۷۶۷ پریذیڈنٹ صاحب ”
۲۱۷۷۰ محمد دین صاحب ”
۲۳۱۱۶ چوہدری برکت علی صاحب ”
۲۳۱۱۷ خادم حسین صاحب ”

خطبہ

۳۳۳۱ عبداللطیف صاحب ”
۳۸۴۱ میاں محمد اسمٰعیل صاحب ”
۳۹۷۰ فضل الٰہی صاحب ”
۳۹۷۱ سلطان احمد صاحب ”
۳۹۷۹ نیاز احمد صاحب ”
۳۸۵۵۰ دولت محمد صاحب ”
۲۰۷۳۹ چوہدری محمد اسمٰعیل صاحب ۲۲ مئی
۲۰۹۴۳ ملک فضل حق صاحب ”
۲۲۰۳۷ چوہدری ظفر اللہ صاحب ”
۹۱۹۵۱ غلام نبی صاحب ۲۳ رمئی ۵۰ء
۲۲۰۱۸ محمد یوسف صاحب ”
۲۳۰۷۹ محمد عبداللہ صاحب ”
۲۳۱۲۴ عبدالغفور صاحب ”
۳۹۸۳ ماسٹر بشیر احمد صاحب ۲۵ رمئی ۵۰ء
۳۹۹۳ محمد حنیف صاحب ”
۴۰۱۲ مرزا شکر علی صاحب ”
۹۸۵۶ عزیز احمد خان صاحب ”
۴۱۲۳ کیپٹن اقسام الدین صاحب ”
۲۱۴ بیگم صاحبہ محمد عثمان صاحب ”
۱۵۲۲۹ میاں لال دین صاحب ”
۱۷۱۲۳ میاں فضل احمد صاحب ”

۱۷۲۲۳ کیپٹن عزیز احمد صاحب چوہدری ۲۵ رمئی
۱۷۲۵۳ راجہ غلام حیدر صاحب ”
۱۷۴۲۹ کیپٹن منظور احمد صاحب ”
۱۸۱۶۸ میاں محمد مسعود صاحب ”
۱۸۷۴۳ میاں محمد یعقوب صاحب ”
۲۰۴۶۸ شیخ رشید احمد صاحب ”
۲۱۷۷۴ بیگم صاحبہ چوہدری بشیر احمد صاحب ”
۲۱۷۷۵ ملک علی محمد صاحب ”
۱۸۴۸۴ شیخ محمد احمد صاحب ۲۶ مئی ۵۰ء
۲۰۹۵۰ محمد اسحاق صاحب ”
۲۰۹۶۳ پیر عبدالعلی صاحب ”
۲۱۱۳۳ ڈاکٹر اقبال احمد صاحب ”
۲۱۲۸۴ حوالدار محمد نصیب صاحب ”
۲۱۵۸۲ سیکرٹری صاحب ”
۲۱۷۷۸ زکی سٹور ”
۲۳۱۲۷ زکی سٹور ”
۲۱۷۷۷ محمد شجاع صاحب ۲۷ رمئی

۲۱۷۸۲ منشی عطا محمد صاحب ۲۷ مئی ۵۰ء
۲۳۰۶۴ سارنگ خان صاحب ”
۲۱۱۰۰ حبیب اللہ صاحب ”
۲۱۶۷۷ عبدالحی صاحب ”
۲۱۷۱۵ غلام رسول صاحب ”
۲۱۹۸۵ محمد لطیف صاحب ”
۲۳۰۵۵ خواجہ محمد احمد صاحب ”
۲۱۱۷۴ عبدالقادر صاحب ۲۹ مئی ۵۰ء
۲۱۴۷۷ محبوب الٰہی صاحب ”

نوٹ:- منی آرڈر کے ذریعہ رقم بھجوادیں اس طرح آپ کو فائدہ رہے گا۔ پرچہ باقاعدہ جاری رہیگا۔ قیمت ختم ہونے کی تاریخ سے دس دن قبل تک۔ اگر آپ کی طرف سے قیمت دفتر میں نہ پہنچی۔ تو وی پی کر دیا جاوے گا۔ اگر وی۔ پی بھی آپ نے واپس کر دیا۔ تو پرچہ مجبوراً آپ کی خدمت میں نہیں بھجوایا جا سکے گا۔

(مینیجر)

اجلاس صاحب افسر مال بہادر ضلع گجرات بہ اختیارات سپیشل کلکٹر

مسماۃ جیوناں دختر الٰہ داد قوم تیلی ساکنہ چیچیاں۔ تحصیل کھاریاں ۔ !!

بنام سردار سنگھ۔ اوتار سنگھ و بدھ سنگھ پسران اُتم سنگھ۔ سوہن سنگھ ولد بدھ سنگھ اقوام اروڑہ ساکنہ چیچیاں۔ تحصیل کھاریاں

دعویٰ واگذاری اراضی موضع چیچیاں تحصیل کھاریاں

مقدمہ مندرجہ بالا میں فریق ثانی چونکہ سکونت ترک کر کے چلا گیا ہوا ہے۔ اور بذریعہ اشتہار اخبار ہذا مشتہر کیا جاتا ہے۔ کہ اگر انہیں کسی قسم کا کوئی عذر ہو۔ تو مورخہ ۳/۶/۵۰ کو حاضر عدالت ہذا ہو کر پیش کریں۔ بصورت عدم حاضری کارروائی ضابطہ عمل میں لائی جائے گی۔ ۱۳/۴/۵۰

دستخط حاکم .... مہر عدالت ....

درخواست ہائے دعا

خاکسار بی۔ کام حصہ اوّل کا امتحان دے رہا ہے۔ تمام احباب جماعت سے عموماً اور خاندان نبوت، صحابہ کرام سے خصوصاً درخواست دعا ہے کہ خدا تعالیٰ کامیابی بخشے۔ آمین عبدالحفیظ گنپال پارک لاہور

۲- میں اور میری والدہ کچھ دنوں سے بیمار ہیں احباب دعائے صحت فرماویں۔ دخورشید رتن باغ لاہور

تبلیغ کی آسان راہ

آپ جن اُردو یا انگریزی دان لوگوں کو تبلیغ کرنا چاہتے ہیں۔ ان کا پتہ ہمکو خوشخط روانہ کریں۔ ہم ان کو لٹریچر روانہ کر دیں گے

عبداللہ الہ دین سکندر آباد دکن

مسٹر لیاقت علیخاں کے دورہ امریکہ پر ٹائمز کا تبصرہ

لندن ۵ رمئی۔ "ٹائمز" نے مسٹر لیاقت علیخاں کے دورہ واشنگٹن پر تذکرہ کرتے ہوئے لکھا ہے۔ کہ اگرچہ مسٹر لیاقت علی پریس سے زیادہ نہ مل سکے۔ لیکن اپنے لندن کے دوران قیام میں وہ برطانوی وزراء اور سفارتی حلقوں سے برابر ملتے رہے۔ جن پر مسٹر لیاقت علی کا ان حالات میں دہلی جانے کا بہت اثر ہوا ہے۔ جب کہ خود پاکستان کے لوگ اسے خطرناک تصور کر رہے تھے۔ اور یہ یقیناً کہا جا سکتا ہے کہ ان کے دہلی جانے نے جنگ روک دی۔

امریکہ کے سفیر متعینہ لندن جو مسٹر لیاقت علی اور ان کی بیگم سے بار بار ملے۔ انہوں نے صدر ٹرومین کو جو اطلاعات روانہ کی ہیں۔ ان میں مسٹر لیاقت علی خاں کی ذاتی خوبیوں پر روشنی ڈالی گئی تھی جس سے امید ہوتی ہے کہ ان کا امریکی دورہ کامیاب ہوگا۔ (اسٹار)

غلام محمد دوبارہ لندن آئینگے

لندن ۵ رمئی۔ پاکستان کے وزیر خزانہ مسٹر غلام محمد کل لندن سے کراچی روانہ ہو گئے۔ جہاں انہیں کل پہنچ جانا چاہئیے۔ سر سٹیفورڈ کرپس اور برطانوی خزانہ سے مذاکرات کے نتیجہ کے متعلق انہوں نے کچھ نہیں بتایا۔

انہوں نے صرف یہ کہا۔ کہ "مجھے لندن میں سرکاری کام تھا۔ جس کی نوعیت بتائی نہیں جا سکتی"۔ لیکن مسٹر غلام محمد کا لہجہ اور عام اطمینان یہ ظاہر کر رہا تھا کہ ان کا لندن کا دورہ ناکام نہیں رہا۔ مسٹر غلام محمد ایک دن قاہرہ میں خاموشی سے گذاریں گے۔ تاہم ان کا مصری زعماء سے ملاقات کا وہ ارادہ نہیں۔ لیکن مسٹر غلام محمد کمزوری قلب کی وجہ سے ویسے بھی زیادہ طویل پرواز نہیں کر سکتے۔

موجودہ انتظامات کے ماتحت جولائی کے تیسرے ہفتہ میں مسٹر گیٹسکل مذاکرات کے لئے مسٹر غلام محمد کو پھر لندن آنا چاہئیے۔ لیکن یہ بھی بعید از قیاس نہیں ہے کہ وہ اس سے پہلے ہی جون میں پھر لندن آ جائیں۔ (اسٹار)

برطانیہ میں پاکستان کے تعلیمی حکام کو سہولتیں

لندن ۵ رمئی۔ لندن میں پاکستان کے تعلیمی حکام کی اطلاع ہے کہ برطانوی یونیورسٹیوں میں ٹیکنیکل تربیت گاہوں میں پاکستانی طلباء کے داخلہ کی جو دقتیں ہیں۔ اب وہ رفع ہو گئی ہیں۔

اس کی وجہ وہ یہ بتاتے ہیں کہ اب فوج سے رہا شدہ عملہ اتنی تعداد میں داخلہ کے لئے نہیں آ رہا ہے۔ جتنا جنگ کے خاتمہ پر آ رہا تھا۔ (اسٹار)

برطانوی مشن جاپان میں

ٹوکیو ۵ رمئی۔ مانچسٹر کو برطانیہ سے جو ٹیکسٹائل مشن ٹوکیو پہنچا ہے۔ اس کو ایک عجیب مشکل کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے

امید کی جاتی ہے کہ اس دورہ سے وہ شبہات اور مشکلیں رفع ہو جائیں گی جو کپڑے کی تجارت میں جاپان کے مقابلہ سے پیدا ہو گئی ہیں۔ لیکن جاپان کے کپڑے کے کارخانوں کے مزدوروں کی یونین نے اس موقعہ سے فائدہ اٹھا کر اجرت میں اضافہ کا مطالبہ کر دیا ہے۔ وہ مشن کے لیڈر اور برطانوی کاٹن بورڈ کے صدر سے اپیل کر رہے ہیں کہ ان کے مطالبوں کی حمایت کی جائے

کپڑے کے کارخانوں کے عمال یونین کے اس فیصلہ کو وہ مشکل پیدا کرنے والا غلط اور ناجائز مطالبہ بتاتے ہیں۔ (اسٹار)

پاکستان میں برطانوی تجارت

لندن ۵ رمئی۔ برٹش انڈسٹریز فیڈریشن کے مسٹر مارس ویٹ نے ابھی پاکستان بھارتی برصغیر کا دورہ ختم کیا ہے اور اس ہفتہ کے آخر میں وہ برطانیہ کے صحافیوں کے سامنے پاکستان میں برطانوی تجارت کے آثار و قرائن پر گفتگو کریں گے۔

مسٹر ویٹ زیادہ تر جاپان اور جرمنی کے بڑھتے ہوئے مقابلہ میں خرچ کے متعلق تشریح کریں گے (اسٹار)

اتحادی اقوام کے سیکرٹری جنرل ماسکو جائینگے

لیک سکسس۔ ۴ رمئی۔ اتحادی اقوام کے سیکرٹری جنرل مسٹر ٹریگولی روسی حکومت کی دعوت پر آئندہ بدھ کو ماسکو جا رہے ہیں۔ آپ مارشل سٹالین سے ملاقات کر کے مغربی اتحادیوں اور روس کی اعصابی جنگ کو ختم کرنے کی کوشش عمل میں لائیں گے۔

بقیہ صفحہ ۲

ملوم دمسحور ہو کر بیٹھ جائے

کیا اس سے انفرادی ملکیت کا تقدس یا بداہت ثابت نہیں ہوتا۔ اگر قرآن کریم کا رجحان انفرادی ملکیت کو ختم کرنے کی طرف ہے تو پھر تو قرآن کریم کی آیۃ

کیلا یکون دولۃ بین الاغنیاء منکم

بھی غیر ضروری ہو جاتی ہے۔ جب ملکیت ہی نہ رہی تو محدود کرنے کا سوال بھی پیدا نہ ہوا۔ اسی طرح تمام انفاق کے متعلق آیات بھی غیر ضروری ہو جائیں گی ممکن ہے کہ اس طرح نصف نصف نہیں شاید سارا قرآن کریم ہی ختم ہو جائے۔ نعوذ باللہ۔

اہم سوال یہ ہے کہ کیا قرآن کریم بھی خاص معاشی حالات کے لئے نازل کیا گیا ہے۔ جس طرح مقالہ نگار صاحب کا خیال ہے کہ

"یہ فتوے بازی (سبحان اللہ) بیکار ہے۔ کیونکہ اس سے زیادہ سے زیادہ یہ ثابت ہو سکتا ہے کہ آج سے تیرہ سو سال پہلے رسول پاک کے عہد میں صورت حالات کیا تھی۔ اس وقت کے معاشرے کو مضبوط اور متوازن بنانے کے لئے کیا ذرائع استعمال کئے گئے۔ یہ وقتی فتاوے بعد کے حالات کے آئینہ دار ہیں۔ جاودانی اقدار تو توازن اور انصاف کی اقدار ہیں۔ اور یہ قرآنی اقدار ہیں۔ قرآن پاک میں ملکیت زمین کے متعلق کوئی احکام نہیں جن سے یہ واضح ہو کہ انفرادی ملکیت ایک مقدس اور اٹل ملکیت ہے۔"

براہ کرم انفرادی ملکیت کو اڑا کر ذرا ثابت فرمایا جائے۔ کہ قرآنی اقدار جاودانی ہیں یا فساد لے کی طرح وقتی ہی ہیں لا تبسط کل البسط والی آیت اور باقی ان تمام آیات کا کیا ہوگا۔ جو انفاق اور انتظامی معاملات کے متعلق ہیں۔ یہ ہے تقسیم قرآن کریم کو مارکس۔ اینگلز۔ لینن اور سٹالن کی نظریات کی عینک لگا کر پڑھنے کا نتیجہ فرمایا ہے اللہ تعالے نے

قال الرسول یا رب ان قومی اتخذوا هذا القرآن مهجورا

گویا مارکس وغیرہ کے اصولوں کے مطابق انفرادی ملکیت کا اڑانا اتنا ضروری ہو گیا ہے۔ کہ خواہ قرآن کریم کو بھی چھوڑنا پڑے تو کیا حرج۔ جب وہ ایسے زمانے میں نازل ہوا تھا۔ جب معاشی مسائل آج کے معاشی مسائل سے مختلف تھے۔ جب انفرادی ملکیت اڑانے سے عملاً یہی نتیجہ برآمد ہوتا ہے۔ تو قرآنی اقدار کو زبان سے جاودانی اقدار کہنے سے کیا ہوتا ہے۔ یاد رہے کہ جب تک بے خدا فلسفہ کے اصولوں کے مطابق اب کوئی نیا قرآن آسمان سے نہ نازل کیا جائے۔ موجودہ قرآن کریم جس کے احکام کی بنیاد انفرادی ملکیت پر ہے۔ مقالہ نگار کے اصول تغیر حالات کے مطابق تیرہ سو سال پہلے کا قرآن کریم ہی بنکر رہ جائیگا۔ کیونکہ اس کا اسلوب بیان ہی صورت حالات کا ہی آئینہ دار ہے جس میں انفرادی ملکیت بنیادی چیز ہے۔ جب بنیاد متغیر ہوگی تو تمام عمارت کو متغیر ہونا پڑے گا۔ حقیقت یہ ہے کہ بے خدا فلسفہ متغیر ہو سکتا ہے جیسا کہ ہر وقت ہوتا رہا ہے۔ قرآن کریم کی بنیاد متغیر نہیں ہو سکتی۔ مسیح موعود علیہ السلام بے خدا متغیر ہونے والے فلسفوں کو ہی قرآن کریم کی غیر متغیر صداقتوں کے مقابل شکست دینے کے لئے تشریف لائے ہیں۔

هو الذی ارسل رسوله بالهدى ودین الحق لیظهره علی الدین کله

عابد علی عابد کو شاہ ایران کا تحفہ

لاہور ۴ رمئی۔ ہز امپیریل میجسٹی شاہ ایران نے دیال سنگھ کالج لاہور کے پرنسپل عابد علی کو ایک بہت ہی حسین قالین "تحفۃً" روانہ کی ہے۔ یہ قالین اعلیحضرت نے اس نظم کی پسندیدگی کے اظہار کے طور پر روانہ کی ہے۔ جو پرنسپل عابد علی نے ہز میجسٹی کے ورود لاہور کے موقعہ پر پڑھی تھی۔ پرنسپل عابد علی نے یہ نظم اس استقبالیہ محفل میں پڑھی تھی۔ جو شاہ کے اعزاز میں اسمبلی چیمبر میں منعقد ہوئی تھی۔ (اسٹار)

برطانوی وزراء کا عزم ملایا

سنگاپور ۵ رمئی۔ سٹار کا نامہ نگار اطلاع پرداز ہے کہ یہاں ہر شخص نے خواہ وہ ملایائی۔ چینی۔ ہندی یا یورپی ہو اس اطلاع کا خیر مقدم کیا ہے۔ کہ برطانوی وزیر جنگ سٹراسٹریچی اور وزیر نو آبادیات ملایا آنے والے ہیں۔ اس سے یہ سمجھا جا رہا ہے۔ کہ کابینہ کے وزراء مشرق بعید میں برطانیہ کے اہم ترین مسئلہ کے متعلق ذاتی واقفیت حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ اس وقت دس ہزار سے زیادہ برطانوی فوجیں گوریلا دستوں سے جنگ میں مصروف ہیں۔ جس سے برطانیہ کا روزانہ خرچ ۵۰۰۰۰ پونڈ ہو رہا ہے۔ مئی ۱۹۴۸ء میں چھاپہ ماروں کے خلاف جنگ شروع ہوئی تھی۔ جو اب تک مسلسل جاری ہے (اسٹار)

برطانیہ کا جہاز گرفتار

ہانگ کانگ ۵ رمئی۔ یکم مئی کو اموائے کے نزدیک ایک نیشنلسٹ گن بوٹ نے برطانوی رجسٹر شدہ جہاز سنگ ہنگ کو گرفتار کر لیا۔ اس کی اطلاع کل ایک دوسرے جہاز کے ماسٹر نے دی۔ جس نے یہ واقعہ دیکھا تھا۔ (اسٹار)